دوافراد کا مل کر اذان کا ایک ایک کلمہ پڑھنا کیسا؟

ریفرنس نمبر: SAR-7670

تاریخ: 25-12-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ دو لوگ اگر اِس طرح اذان دیں کہ ایک، ایک کلمہ کہے اور دوسرا، دوسرا کلمہ کہے، تو کیا اس طرح اذان ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دو افراد کا ایک ساتھ یوں اذان دینا کہ ایک، ایک کلمہ کہے اور دوسرا، دوسرا کلمہ کہے، تو اس طرح اذان دینا درست نہیں، کیونکہ یہ انداز بدعت اور طریقۂ متوارثہ یعنی نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے سے لے کر اب تک رائج انداز کے مخالِف ہے، حالانکہ اذان کے معاملے میں طریقہ متوارثہ پر کاربند رہنا ضروری ہے، اِسی وجہ سے فقہائے احناف نے عورت کی اذان اور جماعت کے لیے بیٹھ کر اذان دینے کو بدعت اور مکروہ کہا، کیونکہ یہ متوارث یعنی اہلِ اسلام میں کبھی بھی رائج نہیں رہا کہ عورت اذان دے یا مُؤذِّن بیٹھ کر اذان کہے۔

چنانچہ ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں: ”يكره أذان المرأة باتفاق الروايات۔۔۔لأن أذان النساء لم يكن في السلف فكان من المحدثات وقد قال النبي صلى اللہ عليه وسلم: كل محدثة بدعة“ ترجمہ: عورت کا اذان دینا بالاتفاق مکروہ ہے، کیونکہ گزشتہ زمانے میں کبھی بھی عورت کا اذان دینا ثابت نہیں ہے، لہذا یہ محدَثات یعنی نئے کاموں میں سے ہے اور نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے واضح فرمایا کہ (دین اسلام میں) ہر نئی چیز (جو رافعِ سُنّت ہو، وہ) بدعت ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد1، فصل فیما یرجع الی صفات المؤذن، صفحہ 645، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

یونہی بیٹھ کر اذان دینا بھی مخالِفِ طریقہ متوارثہ ہے، چنانچہ ”بدائع الصنائع“ میں ہی ہے: ”أن يؤذن قائما إذا أذن للجماعة، ويكره قاعدا؛ لأن النازل من السماء أذن قائما حيث وقف على جذم حائط، و كذا

الناس توارثوا ذلک فعلا، فکان تارکہ مسیئا لمخالفتہ النازل من السماء وإجماع الخلق "ترجمہ: مُؤَذِّن جب جماعت کے لیے اذان دے تو کھڑا ہو کر دے، بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے، کیونکہ آسمان سے اترنے والے فرشتے نے دیوار پر کھڑے ہو کر اذان دی تھی، یونہی لوگوں کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے، تو گویا اِسے چھوڑنے والا آسمان سے اترنے والے اور مخلوق کے اجماع کی مخالفت کی وجہ سے گنہگار ہو گا۔

(بدائع الصنائع، جلد1، فصل فیما یرجع الی صفات المؤذن، صفحہ648، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

مذکورہ بالا دونوں جزئیات ذکر کرنے کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ اذان کے معاملے میں توارُث کا خیال رکھنا ضروری ہے، یعنی جو انداز اہلِ اسلام میں ہمیشہ سے رائج رہا ہے، اُسی کے مطابق اذان دی جائے، لہذا مُؤَذِّن کا ایک ہونا بھی ہمیشہ سے متوارِث ہے، لہذا اب بھی ایک ہی مُؤَذِّن اذان دے، دو کا ایک ساتھ مل کر اذان دینا درست نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

20جمادی الاولی1443ھ/25دسمبر2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے